قرآن حکیم

بمناسبت تاریخ نزول قرآن در ماہ رمضان

شاعر آل محمد حضرت نجم آفندی طاب ثراہ

بے عمل مسلم یہ غفلت معرفت کا خون ہے
کچھ خبر بھی ہے کہ قرآں زیست کا قانون ہے

یہ جبین عقل پر ہے علم کی تابندگی
اس کے ہر اک لفظ میں ہے زندگی ہی زندگی

اس کی قرأت سے ہے روشن عالم کن کی فضا
اس نے پیدا کی ہے پاکیزہ تمدن کی فضا

ہوگئی کچھ اور ہی وقعت فن تجوید کی
رتل القرآن ترتیلا نے جب تائید کی

نور کی لہروں سے ذہن آدمیت ڈھل گیا
حکم اقرأ آتے ہی اک باب حکمت کھل گیا

ایک صامت رہنما ہے یہ خدا کی راہ کا
ہے زباں احمدؐ کی اور پیغام ہے اللہ کا

گل نہ ہوگا جو کبھی ایسا چراغِ طور ہے
نسل آدمؑ کے لئے اک آخری دستور ہے

جادۂ اخلاق میں تدبیر منزل ہے یہی
خلق میں انسانیت کا درس کامل ہے یہی

ہے ہر اک موضوع پر افہام بھی تفہیم بھی
ذکر حق بھی اور حق الناس کی تعلیم بھی

سیدھے سادے چند لفظوں میں کچھ ایسا کہہ گیا
فلسفہ قرآن کا منہ دیکھتا ہی رہ گیا

دل جلوں نے فرق سمجھا آگ میں اور دھوپ میں
اشتراکیت دکھائی اس نے اصلی روپ میں

یہ مکمل درس ہے انساں بنانے کے لئے
اک نصاب زندگی ہے ہر زمانے کے لئے

کیوں نہ لایخلوعن الحکمۃ ہو فرمان حکیم
امن عالمگیر ہے مقصود قرآن حکیم

اس کے سر سہرا ہے بسم اللہ کی تنصیب کا
اس کے سر پر تاج ہے اسلام کی تہذیب کا

تجھ کو باب العلم سے حاصل ہے فخر انتساب
روئے معنیٰ سے الٹ اے دوست لفظوں کی نقاب

پوچھ ہر معلوم و نا معلوم باب علم سے
آیتیں قرآں سے لے مفہوم باب العلم سے

نشر کر اپنے عمل سے شرع کے پیغام کا
ہے اگر مسلم نمونہ بن رہ اسلام کا

کون ہیں جو احسان کی کشتی کھیتے ہیں
بدلے میں دنیا سے نہیں کچھ لیتے ہیں
ہاتھ کے دھون سچے موتی بن بن کر
کس کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں

اسیف جائسی